﴿ وَلَا تَرْكَنُوٓا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا --- ﴾ الآية، سورۃ ہود/113

ترجمہ: اور ظالموں سے لگاؤ مت رکھو۔

ISIS

داعش

ایک آتش و آزمائش

و

ایرانی فلم (محمد رسول اللہ)

بقلم

سید حسین مدنی سلمہ اللہ ووفقہ

سابق نائب امیر جمعیت اہل حدیث حیدرآباد و متحدہ اے پی۔

تقدیم

مولانا محمد عبدالرحمن فاروقی صاحب حفظہ اللہ

امیر جمعیت اہل حدیث حیدرآباد و سکندرآباد۔

ناشر

شعبہ نشر و اشاعت جمعیت اہل حدیث حیدرآباد و سکندرآباد۔

﴿ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا --- ﴾ الآية سورة ہود/113

ترجمہ: اور ظالموں سے لگاؤ مت رکھو۔

ISIS

داعش

ایک آتش و آزمائش

و

ایرانی فلم (محمدؐ رسول اللہ)

بقلم

سید حسین مدنی سلمہ اللہ ووفقہ

سابق نائب امیر جمعیت اہل حدیث حیدرآباد و متحدہ اے پی۔

تقدیم

مولانا محمد عبد الرحمن فاروقی صاحب حفظہ اللہ

امیر جمعیت اہل حدیث حیدرآباد و سکندرآباد۔

ناشر

شعبہ نشر و اشاعت جمعیت اہل حدیث حیدرآباد و سکندرآباد۔

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله الأمين وعلى آله وصحبه أجمعين۔

فہرست موضوعات

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ از مولانا محمد عبد الرحمن فاروقی صاحب سلمہ اللہ۔	۴
۲	ضروری وضاحت	۶
۳	فتنوں سے آگاہی اور دوری	۶
۴	باطل فرقوں اور گمراہ کن تنظیموں سے آگاہ کرنا اہل سنت کا اصول اور نبی ﷺ وصحابہ کا معمول	۷
۵	خوارج بیک نظر	۱۰
۶	داعش کی وجہ تسمیہ	۱۱
۷	داعش کا مقصد	۱۲
۸	داعش کی ابتدا	۱۲
۹	داعش کی فکر	۱۲
۱۰	داعش کے ذرائع آمدنی	۱۲
۱۱	داعش اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی	۱۲
۱۲	داعش ایک قابل اعتراض نام	۱۳
۱۳	داعش علمائے اسلام ومفیان کرام کی نظر میں	۱۳
۱۴	داعش پر مسلم رہنما کی سرزنش	۲۰
۱۵	داعش کے ہتھ کنڈے	۲۰
۱۶	داعش کی بعض بنیادی غلطیاں	۲۱
۱۷	داعش سلفی نہیں سفلی ہیں	۲۳

۱۸	داعش کے لباس وجھنڈوں کا رنگ	۲۴
۱۹	داعش طائفہ منصورہ نہیں	۲۵
۲۰	داعش قومی وبین الاقوامی برادری کی نظر میں	۲۶
۲۱	داعش کے نقصانات	۲۶
۲۲	داعش پر اللہ کی لعنت	۲۶
۲۳	داعش کے ساتھ مارے جانے والے کا اخروی انجام	۲۷
۲۴	داعش مسلمان یا کافر؟	۲۷
۲۵	داعش کا خاتمہ	۲۸
۲۶	داعش سے متعلق بعض شبہات اور ان کا ازالہ	۲۸
۲۷	داعش سے لگاؤ رکھنا حرام ہے	۳۱
۲۸	داعش سے لاتعلقی نعمت وہدایت ہے	۳۱
۲۹	فتنہ داعش سے بچنے کے لیے دعا	۳۱
۳۰	اسلام دین رحمت	۳۲
۳۱	ایرانی فلم محمد رسول اللہ	۳۳
۳۲	فہرست مراجع	۳۵
۳۳	مولف کی بعض نگارشات	۳۶

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ

رابطہ کے لیے : hussainbinosman@gmail.com

پیش لفظ

از مولانا محمد عبدالرحمن فاروقی صاحب حفظہ اللہ۔
امیر جمعیت اہل حدیث حیدرآباد و سکندرآباد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس رزم گاہ حیات میں حق و باطل، خیر و شر، اور بھلائی و برائی کے درمیان آویزش ازل سے جاری و ساری ہے، لیکن مسلمان ایک حوصلہ مند امت، ایک بہترین امت، اور دین رحمت کی علم بردار امت ہیں، جو پرستان باطل کی یورش و یلغار اور فتنہ و فساد کا مقابلہ کرتی چلی آ رہی ہے، جیسا کہ علیم و خبیر حق سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ ہم نے جو مخلوق پیدا کی ہے اس میں سے ایک جماعت حق پر رہ کر ہدایت کی دعوت دیتی رہے گی، اور حق کے ساتھ عدل کرتی رہے گی۔

اللہ کے فضل و کرم اور اذن سے ازل ہی سے ایک اقبال مند گروہ یعنی طائفہ منصورہ رہے گا جو حق کے ساتھ تمام انسانوں کو ہدایت کی طرف بلاتا رہے گا، اور حق کے ساتھ عدل بھی کرتا رہے گا، صحیح بخاری میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک ارشاد گرامی ہے جو مذکورہ بالا آیت کی بہت خوب وضاحت کرتا ہے، نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایک طائفہ یعنی گروہ رہے گا جو حق پر قائم رہے گا، اور جس کو جھٹلانے والے ضرر نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے گا، لہذا اس پر فتن دور میں ہم اس اقبال مند اور سعادت مند گروہ میں شامل ہو کر اپنا صالح، داعیانہ اور قائدانہ کردار ادا کریں، یہاں پر اس طائفہ کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذکر کریں تو بے محل نہیں ہوگا، امام محترم نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ گروہ اصحاب الحدیث کے علاوہ کوئی اور ہو سکتا ہے۔

بہر حال ملت اسلامیہ کی قوت و توانائی اور عزم و حوصلے کا اصل سرچشمہ اساسیات دین قرآن و حدیث ہیں، عقیدہ توحید ہے، اتباع سنت ہے، اسلامی تہذیب ہے، اسلامی اقدار و اخلاق ہیں، اور ایک مسلم

ایک مومن اپنے عقیدے اور دین حق اسلام کے تعلق سے نہایت درجہ مخلص ثابت قدم اور باشعور ہوتا ہے، جہاں بینی، جہاں گیری، جہاں آرائی اور جہاں بانی اس کی فطرت ہوتی ہے، اور کسی جمشید یا کسی باطل طاقتوں یا دہشت گرد باطل تنظیموں کا ساغر نہیں بنتا، پرستان باطل کے پنجۂ سفاک اور دست غارت گر کے شکنجوں میں جکڑا نہیں جاتا، بلکہ آگے بڑھ کر ایسے طوفان بدتمیزی کو رفع دفع کر دیتا ہے۔

چنانچہ دور موجودہ میں مسلمانوں کے لیے منجملہ اور چیلنجوں میں داعش کا بھی ایک پرفریب چیلنج ہے جس کے جال میں پھنسنا اپنے لیے ابدی تباہی و بربادی کو مقدر کر لینا ہے۔

الحمد للہ عزیز القدر مولانا سید حسین بن عثمان مدنی صاحب حفظہ اللہ سابق نائب امیر حیدرآباد وسکندرآباد نے زیر نظر کتابچے میں اس نومولود گم راہ دہشت گرد تنظیم کا کچا چٹھا کھول کر رکھ دیا ہے، نہایت درجے منطقی و مدلل انداز میں قرآن و حدیث کی روشنی میں عالمی سطح کے مفکرین و علمائے اسلام کی آراء و فتاووں کے ذریعے عموماً تمام مسلمانوں کی اور خصوصاً نوجوانوں کی آنکھیں کھول کر رکھ دیں ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ عزیز موصوف کی اس بروقت مجاہدانہ داعیانہ اور خیرخواہانہ سعی مسعود کو قبول خاص و عام نصیب ہو، میزان حسنات میں باوزن اضافہ ہو اور باطل اور قتل و خون کرنے والی دہشت گرد تنظیم کے دام فریب سے بچانے کا موجب ہو۔ آمین۔

ایک خادم دین
محمد عبدالرحمن الفاروقی BA عثمانیہ۔
امیر جمعیت اہل حدیث حیدرآباد وسکندرآباد۔
مورخہ ۲۱ / ذی الحج / ۱۴۳۶ھ ہجری م ۶ / اکتوبر / ۲۰۱۵ء

(ISIS)

داعش بے دانش
ایک آتش و آزمائش
جس کی روش لائق سرزنش
جس سے چوکنا کرنا قابل ستائش

ضروری وضاحت

یہ مضمون مقامی و بیرونی علمائے کرام کے فتووں، قومی و بین الاقوامی رسائل، جرائد واخبارات کی اطلاعات اور wikipedia (بزبان انگریزی، عربی اور اردو) کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے، تاکہ اُن کم عمر سادہ لوح اور جذباتی نوجوانوں کو آگاہ وچوکنا کیا جاسکے جو گم راہ کن ویب سائٹس اور بد عقیدہ وغلط فکر کے حامل افراد سے معلومات حاصل کرتے ہیں اور اسلامی شریعت وملکی قانون دونوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے القاعدہ وداعش جیسی دیگر دہشت گرد تنظیموں سے متاثر ہوجاتے ہیں۔

فتنوں سے آگاہی اور دوری

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے قریب بہت زیادہ فتنے رونما ہوں گے،(۱) جو اپنی شدت وظلمت میں انتہائی تاریک رات کی طرح ہوں گے،(۲) جو اس قدر لگاتار پیش آئیں گے کہ گزشتہ فتنہ درپیش فتنے کے بالمقابل معمولی لگے گا(۳)۔

لہٰذا اس پرفتن دور میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے شخص سے بہتر ہوگا، کھڑا ہوا شخص

---

(۱)صحيح البخاري، أبواب الاستسقاء، ح/۱۰۳۶، بَروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔

(۲)سنن أبي داود، كتاب الفتن، باب النهي عن السعي في الفتنة، ح/۴۲۵۹، بَروایت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ، بسند صحیح لغیرہ۔

(۳)سنن ابن ماجه، أبواب الفتن، باب مايكون من الفتن، ح/۳۹۵۶، بَروایت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، بَسند صحیح۔

چلنے والے شخص سے بہتر ہوگا' اور چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا' (۱) یعنی جو جس قدر فتنوں سے دور رہے گا وہ ان میں ملوث افراد سے بہتر ثابت ہوگا۔

مزید تاکیداً فرمایا کہ خوش نصیب وہی شخص ہے جسے فتنوں سے بچا لیا گیا ہو۔(۲)

علاوہ ازیں دین تمام کے لیے خیر خواہی کا نام ہے اور بھلا چاہنے میں انہیں فتنوں سے آگاہ کرنا بھی داخل ہے۔(۳)

باطل فرقوں اور گم راہ کن تنظیموں سے آگاہ کرنا اہل سنت کا اصول اور نبی ﷺ وصحابہ کا معمول

بعض سادہ لوح افراد کا یہ ماننا ہے کہ ہم ظاہر کا اعتبار کرنے کے پابند ہیں' اور ہمیں ہر کلمہ گو کے ساتھ اچھا گمان رکھنا چاہیے' کیوں کہ ہر کسی کے پاس کچھ نہ کچھ خیر رہتا ہے' لہذا ہم کسی کے تعلق سے کسی کو چوکنا نہ کریں۔

شریعت کی رو سے یقیناً ہم ظاہر کے پابند ہیں' اور اہل علم کسی بھی باطل فرقے اور گم راہ اور گم راہ کن تنظیم کی ظاہری سرگرمیوں کی بنا پر ہی ان سے چوکنا کرتے ہیں' کیوں کہ منحرف افکار اور غلط طریقہ کار اختیار کرنے والوں سے چوکنا کرنا اہل سنت کا اصول اور رسول اللہ ﷺ اور صحابہ وتابعین کا معمول رہا ہے' جیسا کہ گزشتہ موضوع سے پتہ چلا' علاوہ ازیں رسول اللہ ﷺ نے متشابہ آیات کے پیچھے لگے رہنے والوں سے امت کو چوکنا کیا' (۴) اور بالخصوص خوارج کے متعلق فرمایا کہ جہاں کہیں تمہیں یہ ملیں تم ان کا قتل کرو کیوں کہ ان کے قاتل کے لیے بروز قیامت اجر ہے'(۵) اور اگر مجھے یہ مل جائیں تو میں انہیں قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔(۶)

---

(۱) سنن أبي داود' كتاب الفتن' باب النهي عن السعي في الفتنة' ح/ ۴۲۵۹' بروایت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ' بسند صحیح لغیرہ۔

(۲) سنن أبي داود' كتاب الفتن' باب النهي عن السعي في الفتنة' ح/ ۴۲۶۳' بروایت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ' بسند صحیح۔

(۳) صحيح مسلم' كتاب الإيمان' باب بيان أن الدين النصيحة' ح/ ۹۵' بروایت تمیم الداری رضی اللہ عنہ۔

(۴) صحيح البخاري' كتاب تفسير القرآن' باب منه آيات۔۔۔' ح/ ۴۵۴۷' بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا۔

(۵) صحيح البخاري' كتاب فضائل القرآن' باب إثم من راءى۔۔۔' ح/ ۵۰۵۷' بروایت علی رضی اللہ عنہ۔

(۶) صحيح البخاري' كتاب التوحيد' باب قول الله تعالى تعرج۔۔۔' ح/ ۷۴۳۲' بروایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرکین سے جنگ کرنے سے زیادہ خوارج سے جنگ کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔(۱)

امام ابن ہبیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کی حکمت یہ ہے کہ خوارج سے جنگ کرنے میں اسلام کے اصل سرمایے (Capital) کی حفاظت ہے، اور مشرکین سے جنگ کرنے میں نفع (Profit) حاصل کرنا ہے، اور اصل سرمایے کی حفاظت نفع حاصل کرنے سے زیادہ ضروری ہے۔(۲)

اور ام المومنین حبیبۃ حبیب اللہ صدیقہ بنت الصدیق عائشہ رضی اللہ عنہا سے معاذہ عدویہ نے حائضہ کی نمازوں کی قضا کے متعلق سوال کیا تو ام المومنین نے انہیں خوارج سے چوکنا کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا تم حروری (خارجی) ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ میں حروری نہیں، لیکن (معلومات حاصل کرنے کے لیے) سوال کررہی ہوں۔(۳)

معاذہ عدویہ کے جواب سے پتہ چلتا ہے کہ گم راہ افکار و افراد سے عوام کو بھی واقف رہنا چاہیے جیسا کہ وہ ان سے واقف تھیں اسی لیے کہا کہ میں حروری نہیں، ورنہ اگر وہ خوارج سے واقف نہ ہوتیں تو ان کا جواب اس طرح نہیں ہوتا بلکہ سوال ہوتا کہ حروری کون ہیں؟

مزید پتہ چلا کہ عوام کبھی طہارت و نماز کے مسائل سے ناواقف رہ سکتی ہے، لیکن غلط نظریات کے حاملین سے انہیں واقفیت ضرور رہنی چاہیے۔

جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے گم راہوں سے چوکنا کیا وہیں حذیفہ رضی اللہ عنہ جیسے صحابہ کرام بھی خود اپنے طور پر شر سے بچنے کی فکر کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے متعلق سوالات کیا کرتے تھے۔(۴)

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے کم سن سادہ لوح شاگردوں سے فرماتے کہ تم خوارج سے

---

(۱) مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الجمل، ماذكر في الخوارج، ح/۳۷۸۸۶، بقول ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ۔
(۲) فتح الباري لابن حجر، كتاب الديات، باب من ترك قتال۔۔۔
(۳) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب وجوب قضاء۔۔۔، ح/۶۹۔
(۴) صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب علامات النبوة۔۔۔، ح/۳۶۰۶۔

ہوشیار رہنا کہ کہیں وہ تمہیں اپنی گم راہ رائے میں داخل نہ کرلیں' کیوں کہ وہ اس امت کے لیے شر ہیں۔(۱)

امام آجری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قدیم وجدید زمانے کے اہل علم میں کوئی اختلاف نہیں کہ خوارج نمازی' روزے دار' اور بڑے عبادت گزار ہونے کے باوجود بری قوم ہیں' جو اللہ اور اس کے رسول کے نافرمان ہیں' ان کی یہ ساری عبادتیں ان کے لیے کارآمد نہیں' وہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا اظہار کرتے ہیں' اور یہ بھی ان کے لیے مفید نہیں' کیوں کہ یہ ایسی قوم ہے جو اپنی خواہشات کی بنا پر قرآن کی تاویل کرتی ہے' اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتی ہے' اس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں چوکنا کیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آگاہ کیا' خلفائے راشدین نے ان سے ہوشیار کیا' اور دیگر صحابہ وتابعین نے بھی ان کے خلاف شعور بیدار کیا' اس لیے کہ یہ اور ان کے پیرو انجاس وارجاس (نجس وناپاک) ہیں' جو حاکموں کے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور مسلمانوں کے قتل کو حلال سمجھتے ہیں۔۔۔(۲)

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خوارج یہود ونصاریٰ سے زیادہ مسلمانوں کے لیے شر ہیں' کیوں کہ وہ ہر اس مسلمان کے قتل کے درپے رہتے ہیں جو ان کا موافق نہ ہو' مسلمانوں کی جان ومال اور ان کی اولاد کو حلال سمجھتے ہیں اور انہیں کافر قرار دیتے ہیں بلکہ ان کی بڑی جہالت اور گم راہ کن بدعت کی وجہ سے اِن ہی کاموں کو دین سمجھتے ہیں۔۔۔(۳)

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خوارج اگر طاقت ور ہوجائیں تو عراق ہو کہ شام ساری زمین میں فساد مچادیں گے' بچے کو بخشیں گے نہ بچی کو' مرد کو چھوڑیں گے نہ عورت کو' کیوں کہ اِن کے نزدیک لوگ اس قدر بگڑ چکے ہیں کہ اُن تمام کو قتل کرنا ہی اُن کے سدھار کا واحد راستہ ہے۔(۴)

---

(۱) سیر أعلام النبلاء' الطبقة الثانية' وهب بن منبه' ج/۴' ص/۵۵۳۔

(۲) الشريعة' باب ذم الخوارج۔۔۔ ج/۱' ص/۳۲۵۔

(۳) منهاج السنة النبوية۔۔۔ الفصل السادس' فصل النبي أرشد الأمة۔۔۔' ج/۵' ص/۲۴۸۔

(۴) البداية والنهاية' ثم دخلت سنة سبع وثلاثين' ذكر خروج الخوارج۔۔۔' ج/۱۰' ص/۵۸۴۔

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خوارج کی ابتدا عراق سے ہوئی۔(۱)

تعجب کی بات ہے کہ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ساری دنیا میں خوارج کے شر وفساد کے لیے عراق اور شام کا نام لیا' اور امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی خوارج کی ابتدا کو عراق سے بتایا اور موجودہ دور کے خوارج یعنی داعش پہلے عراق سے نکلی اور پھر شام کی جانب رخ کی۔

علاوہ ازیں داعش ایک تکفیری تنظیم ہونے کے اعتبار سے بدعتی ہے' بلکہ اس امت کی اول بدعت تکفیر ہے' اور بالاتفاق تمام اہل علم ۔بشمول شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۔ نے اہل بدعت کی صحبت اختیار کرنے سے منع کیا اور ان کا بائیکاٹ کیا ہے۔

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو اہل بدعت کی تعریف کرتا ہے وہ ان ہی کی طرح بلکہ ان کا داعی ہے۔(۲)

خوارج بیک نظر

خوارج خارج اور خارجی کی جمع ہے جس میں خروج یعنی نکلنے کا معنی ہے گویا وہ دین سے خارج ہیں یا حاکم اور لوگوں کے خلاف انہوں نے خروج یعنی بغاوت کی' چونکہ خوارج نے باقاعدہ ایک تنظیم کے طور پر علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کیا اس اعتبار سے یہ فرقہ خوارج کہلایا۔

یوں تو خوارج ذوالخویصرہ کی نسل سے ہیں جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں اعتراض کیا تھا' اور خوارج کی سرگرمیاں نمایاں طور پر عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری وقت نظر آنے لگیں' لیکن باقاعدہ ایک سیاسی جماعت کی شکل میں یہ علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نہروان کی جنگ سے پہلے نمودار ہوئے۔

اہل علم نے کہا کہ خلافت کے مسئلے میں اختلاف کرنا' تحکیم کے معاملے پر اعتراض کرنا' حکمرانوں کو ظالم اور معاشرے کو گناہ گار قرار دینا اور قبائلی عصبیت کو ہوا دینا خوارج کی شروعات کے بعض اہم اسباب ہیں' اور اس کا ایک اہم فرقہ اباضیہ ہے۔

---

(۱) فتح الباري' المقدمة' فصل ح ب۔

(۲) شرح كتاب فضل الإسلام لمحمد بن عبد الوهاب لابن باز۔

خوارج سب سے پہلا باطل فرقہ ہے جس کی بعض علامتیں نبی ﷺ نے بیان کیں ہیں کہ یہ قابل رشک انداز سے نماز پڑھیں گے، روزہ رکھیں گے، قرآن کی تلاوت کریں گے، لیکن قرآن دل میں نہیں اترے گا، (سمجھے بغیر پڑھیں گے، یا تلاوت قبول نہیں ہوگی) کم سن اور نادان ہوں گے، باتیں تو بڑی اچھی کریں گے لیکن دین سے ایسے نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے، یہ جہنم کے کتے ہیں، سب سے بری مخلوق ہیں، روئے زمین کے سب سے بدترین مقتول ہیں، جو ان کے ہاتھوں قتل ہوں وہ سب سے بہترین مقتول ہیں، جہاں کہیں تمہیں یہ ملیں تم ان کا قتل کرو کیوں کہ ان کے قاتل کے لیے بروز قیامت اجر ہے، اور اگر مجھے یہ مل جائیں تو میں انہیں قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔(۱)

داعش کی وجہ تسمیہ

داعش عراق وشام میں دولت (ریاست) اسلامیہ کا مخفف (Short Form) ہے، جو انگریزی میں کبھی ISIS یعنی The Islamic State of Iraq and Syria / as-Sham کہلاتی ہے تو کبھی ISIL یعنی The Islamic State of Iraq and the Levant کہلاتی ہے، لیکن فی الوقت وہ اپنے آپ کو صرف IS یعنی Islamic State کہتی ہے، تا کہ اس کا دائرہ کار صرف عراق وشام کی حد تک محدود نہ رہے، جیسا کہ مصر، لیبیا، اور نائجیریا کے بعض مقامات پر اس کے مضر اثرات نظر آرہے ہیں، اور یہ تنظیم قومی وبین الاقوامی خبروں میں چھائی ہوئی ہے، لیکن اسے بین الاقوامی برادری بالکل تسلیم نہیں کرتی ہے۔(۲)

(۱) خوارج سے متعلق مزید تفصیلات کے لیے عقیدے اور حدیث کی کتابوں کے علاوہ فرق معاصرة تنتسب إلى الإسلام ۔۔۔ للدکتور غالب العواجي، وکتاب الخوارج تأریخهم ۔۔۔ للمؤلف نفسه مفید ہے۔
(۲) ویکیپیڈیا بزبان عربی وانگریزی۔

داعش کا مقصد

عراق اور شام کے بڑے رقبے پر قابض یہ ایک عسکریت پسند اور مسلح (Militant) تنظیم ہے' جو اپنی خود ساختہ تعبیر کے مطابق خلافت' تنفیذ شریعت اور اقامت بیت المال کو اپنا مقصد بتاتی ہے' جس کا سربراہ ابوبکر البغدادی ہے۔

داعش کی ابتدا

داعش نے عراق میں ابومصعب الزرقاوی کی زیر قیادت تنظیم القاعدہ سے مکمل سبکدوشی وعلحدگی اختیار کی' پھر ابوبکر البغدادی نے ۲۹ / جولائی ۲۰۱۴ء کو داعش کے لیے اپنی خلافت وقیادت کا اعلان کیا' جس کی وہ ۲۰۰۴ء سے کوشش کر رہا تھا۔

داعش کی فکر

داعش اپنے مخالفین کو مرتد' مشرک اور منافق سمجھتی ہے' اور اپنی اس کفریہ فکر کو جدید وسائل اعلام اور وسیع تر رسائی کے حامل ذرائع ابلاغ کے ذریعے عام کرتی ہے۔

داعش کے ذرائع آمدنی

داعش کی آمدنی کے ذرائع میں پٹرول اور گیس کے ذخیرے' بینکوں پر قبضہ کرنا' شہریوں پر ٹیکس لگانا' چوری' بھتہ خوری' اغوا اور انسان کی سوداگری وغیرہ داخل ہے۔

داعش اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی

خون خوار داعش کی حیوانی' شہوانی' شیطانی' دیوانی' من مانی اور انسانیت سوز حرکتوں میں مذہبی اور نسلی اقلیتوں پر ظلم وستم' شہریوں کے ساتھ بدسلوکی' اردنی Pilot معاذ الکساسبہ کو زندہ جلانا' کم سن بچوں کو فوج میں بھرتی کرنا' عورتوں اور لڑکیوں پر جنسی تشدد کرنا' انہیں قید وبند میں رکھنا اور پھر ان کا سودا کرنا' صحافیوں پر حملے کرنا' اجتماعی شکل میں سر قلم کرنا' عبادت

گاہوں کو تباہ کرنا، اور تمام خواتین کو لازمی طور ختنہ کرنے کا حکم دینا، وغیرہ نمایاں طور پر داخل ہے۔

یہ تنظیم غلو اور جاسوسی کرنے کے شبہے کی بنا پر انسانوں کو ذبح کرتی ہے، قیدیوں کو موت کے گھاٹ اتارنے سے پہلے خود ان کے ہاتھوں ان کی قبریں کھودواتی ہے، اور بسا اوقات یہ آپس میں ایک دوسرے کا قتل کرتے ہیں۔

داعش ایک قابل اعتراض نام

جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے استاذ شیخ صالح السحیمی حفظہ اللہ نے فرمایا کہ میں داعش کو اسلامی ریاست کہنا پسند نہیں کرتا ہوں، کیوں کہ داعش اسلام کو نافذ نہیں کرتی ہے، بلکہ مسلمانوں کو ذبح کرتی ہے، اور ان کا طریقہ قدیم خوارج سے زیادہ بدتر ہے، لہذا ہم اس جماعت کے ساتھ بیعت کرنے سے چوکنا کرتے ہیں، جو مسلمانوں کی لڑکیوں کو قید کرتی ہے پھر انہیں فروخت کرتی ہے۔

مصلح بن زوید العتیبی حفظہ اللہ نے کہا کہ داعش بد ہونے کے لیے اس کے نام پر غور کرنا کافی ہے، کیوں کہ نام کا برا ہونا نام والے کا برا ہونے کی دلیل ہے، (شاید) اسی لیے نبی ﷺ قبیح ناموں کو تبدیل کر دیا کرتے تھے۔(۱)

داعش علمائے اسلام اور مفتیان کرام کی نظر میں

۱۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اہل سنت و جماعت کے اصول میں یہ داخل ہے کہ مسلمانوں کی جماعت سے گہری وابستگی ہو، اور حکمرانوں سے لڑنا بند کرے۔(۲)

لیکن داعش اہل سنت و جماعت کے اصول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کی جماعت سے علحدگی اختیار کرتی ہے، اور مسلم حکمرانوں سے جنگ کرتی ہے، لہذا اگروہ اپنے

---

(۱) موقع صید الفوائد، داعش وما أدراک ما داعش۔

(۲) مجموع الفتاوی لابن تیمیة، الحسبة، مراتب إنکار المنکر، ج/۲۸، ص/۱۲۸۔

آپ کو سنی ظاہر کرے تب بھی اسلام کی نظر میں وہ سنی نہیں۔

۲۔ محدث وفقیہ علامہ عبد المحسن العباد حفظہ اللہ نے فرمایا کہ داعش سے منسوب افراد اَن جانے ہیں، جو کنیت اور نسب کے سہارے در پردہ رہتے ہیں، اور چاقوؤں سے اہل سنت کا قتل کرتے ہیں، جو کہ انسانیت کے قتل کی بدترین شکل ہے، لہٰذا اس فتنے سے متاثر کم سن نوجوانوں کو محفوظ رہنا چاہیے، اور اہل علم سے اسی طرح استفادہ کرنا چاہیے، جس طرح خوارج سے متاثر ہونے کے بعد جابر رضی اللہ عنہ کی نصیحت سے یزید الفقیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا موقف تبدیل کر دیا تھا۔(۱)

۳۔ رابطہ علمائے شام کے صدر شیخ اسامہ الرفاعی حفظہ اللہ نے کہا کہ داعش ایک تکفیری وانتہا پسند تنظیم ہے، جو اللہ سے نہیں ڈرتی ہے، اور مسلمانوں کے خون کو حلال سمجھتی ہے جب کہ ان کا یہ خیال انہیں کفر تک پہنچاتا ہے، اسی لیے ان پر لازم ہے کہ وہ کتاب وسنت اور علمائے امت کی طرف رجوع ہوں، اور لوگ داعش کے ساتھ ساتھ حزب اللہ (لبنان Lebanan کی شیعہ دہشت گرد تنظیم) سے بھی احتیاط برتیں۔(۲)

۴۔ علمائے ازہر مصر نے کہا کہ داعش عراق کی ایک دہشت گرد تنظیم ہے، جس کا طرز عمل انتہائی وحشیانہ ہے، جو بے قصوروں کے خون کی پیاسی ہے، جس کے خاتمے کے لیے سب کو متحد ہونا چاہیے۔(۳)

۵۔ اتحاد عالمی برائے علمائے اسلام دوحہ قطر کے معتمد عمومی نے کہا کہ داعش کی کاروائیاں نا قابل قبول ہیں، جو لوگوں کے ذہنوں میں اسلام کی شبیہ کو بگاڑ کر پیش کرتی ہیں، لہٰذا اسلام کی سچی تصویر پیش کرنے کے لیے علمائے دین کا کردار انتہائی ضروری ہے۔

۶۔ ملک شام کے مناظر اسلام عدنان بن محمد العرعور حفظہ اللہ نے فرمایا کہ داعش ملک شام میں براہ عراق داخل ہوئے، بعض علاقوں پر قبضہ کیا، اپنی حکومت کا اعلان کیا،

---

(۱) موقع الشيخ عبد المحسن العباد، فتنة الخلافة الداعشية العراقية المزعومة۔

(۲) موقع الدرر الشامية، دولة العراق والشام في ميزان علماء الإسلام۔

(۳) مؤسسة دام برس الإعلامية، الأزهر يعرب عن۔۔۔

مقامی باشندوں پر خیانت کا الزام لگایا‘ بلکہ انہیں کافر اور مرتد قرار دیا‘ (ان کے عقیدے کے مطابق مرتد ہونے کے بعد) توبہ کی مہلت دئے بغیر ان کے قتل کو لازمی قرار دیا‘ اور قتل سے نجات کی ایک ہی راہ بتائی کہ ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔

مزید فرمایا کہ داعش نے حکومت کے سربراہان و افسران کا اغوا کیا‘ حکمرانوں کو کافر قرار دیا‘ عورتوں اور بچوں کو بے گھر کیا‘ اور بے قصور باشندوں کو بہیمانہ انداز سے ذبح کیا‘ آخر یہ کونسی خلافت ہے؟

۷۔ مصر کے عالم محمد سعید رسلان حفظہ اللہ نے کہا کہ داعش انسانیت کی بلی چڑھا کر اپنے معبود کا تقرب حاصل کرتی ہے‘ جس کا سربراہ جلاد ہے‘ اور یہ تمام جہنم کے کتے ہیں‘ لہذا ان کا بائیکاٹ کرو۔(۱)

۸۔ استاذ محترم ڈاکٹر سلیمان بن سلیم اللہ الرحیلی حفظہ اللہ مدرس مسجد نبوی نے تین دفعے قسم کھائی اور فرمایا کہ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں کسی بھی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ داعش کو پسند کرے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرے‘ کیوں کہ وہ امت کے لیے نقصان دہ ہیں۔

مزید فرمایا کہ وہ اپنے آپ کو دین فہمی میں صحابہ سے بہتر سمجھتے ہیں‘ فلسطین پر یہود کے مظالم ہیں لیکن انہوں نے عراق اور شام میں رہ کر فلسطینی مسلمانوں کا دفاع نہیں کیا بلکہ سعودی عرب کے حدود کے قریب آ گئے‘ بعینہ یمن میں اہل السنہ کو حوثی روافض بری طرح موت کے گھاٹ اتار رہے ہیں اور القاعدہ نے یمن میں رہ کر اہل السنہ کا دفاع نہیں کیا۔

مزید فرمایا کہ دنیا کے کسی بھی خطے کے مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ ان کے ہاتھ پر بیعت کرے۔

۹۔ ماہر عدلیہ ڈاکٹر سعد الحمید حفظہ اللہ نے کہا کہ داعش نے دو بڑی سنگین غلطیاں کیں ہیں:

(۱) ناحق کافر قرار دینا۔ (۲) بے قصوروں کا خون بہانا۔

---

(۱) ذکر کردہ اور آئندہ اقوال شبكة الإمام الآجري پر دستیاب ہیں جو اکثر mp3 کی شکل میں ہیں۔

۱۰۔ شیخ محمد بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ نے فرمایا کہ ملک شام میں جاری جنگ جسے لوگ جہاد کا نام دیتے ہیں وہ درحقیقت فتنہ ہے۔

۱۱۔ محقق شیخ عبدالعزیز بن مرزوق الطریفی حفظہ اللہ نے کہا کہ داعش خوارج ہیں، جو اللہ کے حکم کو قبول نہیں کرتے ہیں، لہذا ان سے تعلق رکھنا جائز نہیں۔

۱۲۔ داعی شیخ عبد اللہ آل سعد المطیری حفظہ اللہ نے کہا کہ داعش جاہل ہیں، جنہوں نے بہت ساری شرعی خلاف ورزیاں کیں ہیں، مثال کے طور پر انہوں نے شرعی عدالت کا انکار کیا، ناحق کافر اور مرتد قرار دیا، بے قصوروں کا خون بہایا، لہذا میں ان کے بڑوں کو اللہ سے توبہ کرنے اور حق کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دیتا ہوں، اور ان سے وابستہ افراد کو ان سے دور رہنے کا مشورہ دیتا ہوں۔

۱۳۔ سعودی عرب کے سابق مفتی اعظم شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خودکش اور فدائی حملہ کرنا برائی، گناہ، شر وفساد اور ظلم وعناد ہے، جسے انجام دینے والوں کا اللہ اور آخرت کے دن پر صحیح ایمان نہیں، بلکہ وہ خباثت نفس وشراست طبیعت اور حسد میں مبتلا ہیں، لہذا میں تمام کو پرزور ہدایت دیتا ہوں کہ ایسوں کے متعلق حکومت سے شکایت کریں۔

۱۴۔ عاید بن خلیف الشمری حفظہ اللہ نے کہا کہ داعش کا نبوی طریقے سے کچھ تعلق نہیں، کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب علی رضی اللہ عنہ کو جہاد کے لیے روانہ کرتے تو تاکید کرتے کہ جاؤ، انہیں اسلام کی دعوت دو، اسی طرح انبیاء میں نوح، ابراہیم، موسیٰ علیہم السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر سے کام لیا اور داعش کی طرح ذبح کرنے والی حکومتیں قائم نہیں کیں، بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کے یہود کو اسلام کی دعوت دی، اور انہیں امن دیا، علاوہ ازیں دین اسلام میں مرتد کو تین دن تک توبہ کی مہلت دی جاتی ہے، لیکن داعش کی ترتیب بالکل مختلف ہے۔

۱۵۔ شیخ محمد بن رمزان الہاجری حفظہ اللہ لکچرار برائے رایل کمیشن الجبیل نے فرمایا کہ داعش اور جبہۃ النصرۃ حق پر نہیں، کیوں کہ یہ نومولود تنظیم ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق برحق جماعت ہمیشہ سے تھی اور تا قیامت رہے گی۔

مزید فرمایا کہ جس طرح خوارج کے پاس توحید کے باب میں خلل نہیں تھا اسی طرح

داعش کے پاس بھی (بظاہر) توحید کے باب میں خلل نہیں، لیکن جس طرح خوارج کی امتیازی خصوصیت علحدگی اختیار کرنا، حکمرانوں کو کافر قرار دینا، اور حاکم وقت کی بیعت سے انکار کرنا ہے اسی طرح داعش کی بھی یہی خصوصیت ہے۔

مزید فرمایا کہ غور طلب بات یہ ہے کہ داعش سے وابستہ افراد کی کنیتیں ہیں جیسے ابو مصعب الزرقاوی، ابوبکر البغدادی، ابومحمد الجولانی۔۔۔اوران کے نام اَن جانے ہیں۔

مزید فرمایا کہ داعش خودکش اور فدائی حملوں کے ذریعے شہادت کی توقع رکھتی ہے، جب کہ نبی ﷺ نے شہادت خودکشی کرنے والے کے لیے نہیں بلکہ قتل کیے جانے والے کے لیے بتائی، اور قتل کیے جانے سے پہلے حتی الامکان بچاؤ کا سامان اختیار کرنے پر ابھارا اور خود زرہ پہنی۔

مزید فرمایا کہ داعش نے جب دیکھا کہ اہل علم انہیں خوارج قرار دے رہے ہیں اور خوارج کی علامت سر حلق کرنا ہے، تو اس علامت سے بچنے کے لیے وہ اپنے بال لمبے رکھنے لگے ہیں، لیکن خواہ بال حلق کیے ہوں یا لمبے رکھے ہوں فکر کے اعتبار سے وہ خوارج ہی ہیں۔

مزید فرمایا کہ اس تنظیم کے ساتھ علماء نہیں بلکہ سب کے سب سفہاء وجہلاء (نادان وبے وقوف) ہیں۔

مزید فرمایا کہ ان کا خودساختہ خلیفہ ہمیشہ پوشیدہ رہتا ہے۔

مزید فرمایا کہ داعش نوجوانوں کو جہاد، شہادت، جنت، اور حور۔۔۔جیسے الفاظ سے گم راہ کرتی ہے اور انہیں دھوکہ دیتی ہے۔

مزید فرمایا کہ قدیم زمانے کے خوارج حاکم کو طاغوت کہتے تھے اور داعش بھی مسلم حاکم کو طاغوت سے تعبیر کرتی ہے۔

مزید فرمایا کہ جس طرح سے اگلے خوارج نے عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل کیا اسی طرح سے داعش مسلمانوں کا خون بہا رہی ہے۔

مزید فرمایا کہ اہل سنت کا اصلاح کرنے کا طریقہ احسن انداز سے ہوتا ہے، لیکن داعش کا اصلاح کرنے کا طریقہ سلاح یعنی ہتھیار سے ہوتا ہے جو کہ خوارج کا طریقہ ہے۔

مزید فرمایا کہ مکہ میں شرک عام تھا' کعبے کے اطراف بت تھے لیکن صحابہ نے کبھی داعش کی روش اختیار نہیں کی' اور دوراندیشی سے کام لیتے ہوئے حالات کے پیش نظر قریش کے ساتھ امن کا معاہدہ کیا۔

مزید فرمایا کہ داعش کی ظاہری دینی شکل وصورت یا ان کے فدائی کا مرتے وقت مسکرانے سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کیوں کہ علی رضی اللہ عنہ کا قاتل عبدالرحمن بن ملجم حافظ قرآن تھا' جس کی کسی وقت عمر رضی اللہ عنہ تعریف کی تھی' اس باوجود وہ قاتل اور خارجی ثابت ہوا' اور قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا' اور جس نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو شہید کیا وہ نماز کے لیے اول وقت میں آیا تھا۔

مزید فرمایا کہ داعش ایک خون خوار اور وحشی تنظیم ہے' جو صرف اہل سنت یا مسلمانوں کے لیے خطرہ نہیں بلکہ ساری انسانیت کے لیے خطرہ ہے۔

مزید فرمایا کہ فتنہ پروروں سے آگاہ کرنا اور انہیں رسوا کرنا انتہائی اعلی درجے کا جہاد ہے۔

شیخ بدر بن علی العتیبی حفظہ اللہ نے فرمایا کہ قدیم خوارج نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عثمان رضی اللہ عنہ کے عدل اور ان کی امانت میں شک کیا بالکل اسی طرح یہ شر پسند فسادی بھی ہمارے حکمرانوں کے ساتھ کررہے ہیں' قدیم خوارج نے علی رضی اللہ عنہ ومعاویہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کو کافر قرار دیا بالکل اسی طرح یہ شر پسند فسادی بھی ہمارے امراء وعلماء کو کافر قرار دیتے ہیں اور انہیں طاغوت کا لقب دیتے ہیں' قدیم خوارج نے جعلی خطوط کا سہارا لیا اور علماء کے اقوال کو خلط ملط کیا بالکل اسی طرح یہ شر پسند فسادی بھی امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے غلط استدلال کرتے ہیں' قدیم خوارج نے حاکم کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا' اس کی اصلاح کیے بغیر انقلاب لانے کی کوشش کی' حاکموں پر بہتان باندھا' انہیں یہود ونصاری کے غلام کہا' منبروں پر انہیں برا کہا' انہیں کھلے طور پر کافر سمجھا' ان کی خودساختہ خامیوں کو اچھالا' کفر کی ساری آیات کا ان ہی کو مصداق جانا' تحکیم کے معاملے میں جہالت کا مظاہرہ کیا' بعض آیات سے استدلال کیا اور بعض کو نظر انداز کیا' حکمرانوں کو برسر عام رسوا کیا' مسلمانوں کی زمین سے

ہجرت کرنے کو لازم قرار دیا‘ جہاد اور توحید کا نعرہ بلند کیا‘ خود کو شہید وجنتی اور دوسروں کو جہنمی سمجھا‘ اسلامی حکومت میں قیام پذیر ذمیوں کا قتل کیا‘ اور علماء کی بے حرمتی کی بالکل اسی طرح آج یہ شر پسند فسادی بھی کر رہے ہیں۔ (۱)

بعض نے کہا کہ داعش گناہوں‘ اور اختلافی مسائل کی بنا پر مسلمانوں کا قتل کرتی ہے‘ کبھی تو کسی مسلمان کو راستے میں کسی غیر مسلم سے بات چیت کرتے دیکھ کر قتل کرتی ہے‘ اور کبھی تو اس آدمی کا بھی قتل کرتی ہے جو ان کے وضع کردہ جہاد کو چھوڑ کر حج کے لیے جاتا ہے۔

بعض نے کہا کہ ابوبکر البغدادی کو ارباب حل وعقد نے منتخب نہیں کیا ہے‘ اور جب اس کا رہنما (ظواہری) ہی اس کی کرتوتوں سے راضی نہیں تھا تو وہ کیسے دوسروں سے اپنی بیعت کی کا تقاضا کر سکتا ہے؟

بعض نے کہا کہ بغدادی کی ریاست غیر شرعی ہے‘ اور اس کے جھنڈے تلے جنگ کرنی جائز نہیں‘ کیوں کہ اس نے اللہ کی شریعت سے روگردانی کی ہے۔

بعض نے کہا کہ دنیا کہ کسی بھی عالم نے داعش کو درست قرار نہیں دیا‘ نہ ہی اس کے ساتھ اچھا گمان رکھا‘ اور نہ ہی ان کی جانب سے دفاع کیا‘ بلکہ تمام اہل علم نے بالاتفاق انہیں ظالم قرار دیا۔

بعض نے کہا کہ داعش باغی‘ غالی‘ خونی اور گم راہ تنظیم ہے‘ جو مسلمانوں کے مابین بڑی مہارت سے فتنوں کی آگ بھڑکا رہی ہے‘ اور اسلامی ریاست کے بہانے باطل پھیلا رہی ہے‘ اسی لیے ہر ممکن ذریعے سے اس کا مقابلہ کرنا واجب ہے۔

حیدرآباد دکن کے مفتیان میں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی اور مفتی خلیل احمد صاحبان نے بھی داعش سے چوکنا کیا‘ بلکہ سارے ہندوستان سے تقریباً **1050** علمائے کرام نے فتوی جاری کیا جس میں داعش کی مذمت اور مخالفت کی اور کہا کہ داعش انتہائی خطرناک وخوف ناک اور غیر اسلامی بلکہ غیر انسانی ودہشت گرد تنظیم ہے‘ کیوں کہ وہ اسلام کے نام پر انسانیت کو شرمندہ کرنے والی گھناؤنی حرکتیں کر رہیں ہیں‘ اور انسانی خون پانی کا طرح بہا رہی ہے‘ لہذا

---

(۱) موقع صید الفوائد‘ ثلاثون علامۃ تدل۔۔۔

دنیا بھر کے علمائے کرام کو ہر ممکن ذریعے سے اس دہشت گرد تنظیم کے خلاف شعور بیدار کرنا چاہیے' اور اس کی طرف سے قتل کی ویڈیوز اور تصاویر پوسٹ کرنا غیر اسلامی اور شریعت کے مغائر ہے۔

واضح رہے کہ ذکر کردہ فتوے پر **1070** مذہبی تنظیموں نے دستخط کیا اور اس کی نقل **50** مما لک کو روانہ کیں۔

تعجب کی بات ہے کہ دہشت گرد تنظیم القاعدہ نے داعش کی زائد جارحیت وسفاکانہ بربریت کے پیش نظر اسے ایک وحشی اور درندہ صفت تنظیم قرار دیا۔

داعش پر مسلم رہنما کی سرزنش

داعش کے تئیں ہندوستانی علماء کا موقف جاننے کے بعد مناسب ہے کہ اس کے بارے میں مسلم قیادت کی رائے سے بھی واقفیت حاصل ہوجائے' بیرسٹر عالی جناب اسدالدین اویسی صاحب صدر **AIMIM** و **MP** نے ہندوستان کے **180** ملین مسلمانوں کو یہ پیغام دیا کہ داعش خوارج (**Deviants**) ہیں' جو زانی' قاتل اور قابل مذمت ہیں' اور نوجوانوں کو نصیحت کی کہ علمائے کرام سے وابستہ رہیں' اور دہشت گردوں کی ویب سائٹس کے مشاہدے سے بچیں' اور موجودہ دور میں حصول علم' غربت کا خاتمہ' اور ماں باپ کی خدمت کو جہاد سمجھیں۔(۱)

داعش کے ہتھ کنڈے

استاذ محترم ڈاکٹر سلیمان بن سلیم اللہ الرحیلی حفظہ اللہ مدرس مسجد نبوی نے فرمایا کہ نوجوانان امت کو گم راہ کرنے کے لیے داعش اور داعش جیسی دیگر دہشت گرد تنظیمیں کچھ ہتھ کنڈے اختیار کرتی ہیں' مثال کے طور پر حکمرانوں کو کافر قرار دینا' ان کے خلاف مسلمانوں کے دلوں میں زہر بھرنا' بڑے علماء کا مقام گھٹانا' معاشرے سے متعلق بدظنی پھیلانا' اور اپنے آپ کو بڑے نیک ظاہر کرنا۔

(۱) Deccan Chronical Monday oct, 5 / 2015

داعش کی بعض بنیادی غلطیاں

داعش اور داعش جیسی دیگر منحرف تنظیمیں گناہ کو اور شریعت کی عدم تنفیذ کو کفر سمجھتی ہیں' پھر گناہ گاروں کو اور حکمرانوں کو کافر قرار دیتی ہیں اور ان کی جان و مال کو حلال سمجھتی ہیں' جب کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بارہا فرمایا کہ ایک مومن اگر زنا اور چوری کرے تب بھی (بالآخر اصل ایمان کی وجہ سے) جنت میں داخل ہوگا۔(۱)

اور جن آیات میں حکم بغیر ما أنزل اللہ کو کفر بتایا گیا ہے صحابہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی فہم و تفسیر کے مطابق اس کا معنی یہ ہے کہ جو شریعت کا اقرار کرے لیکن اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہ ظالم و فاسق ہے' یا ایسا عمل کفر کا ایک حصہ ہے' لیکن ایسا کفر نہیں جس کی طرف لوگوں کا ذہن فوراً جاتا ہے' تابعین میں عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کفر دون کفر یعنی ایسا عمل اسلام سے خارج کرنے والا کفر اکبر نہیں بلکہ کفر اصغر ہے' اور عبد اللہ بن طاوس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ کفر اس آدمی کے کفر کی طرح نہیں جس نے اللہ' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کا کفر کیا ہو' اور طاوس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس آیت میں وہ کفر مراد نہیں جو اسلام سے خارج کر دے۔(۲)

اسی لیے امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مسلمان گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے کے باوجود کافر نہیں بلکہ گناہ گار ہوگا' اور فرمایا کہ کہا گیا کہ جو توحید کو تو نافذ کرے لیکن بعض شریعت کو نافذ نہ کر سکے تو وہ اس آیت میں داخل نہیں۔(۳)

بفرض محال اگر محض گناہ یا شریعت کا عدم نفاذ کفر ہے تب بھی تکفیر یعنی کافر قرار دینے کی شرعی ترتیب ہے کہ جس سے کفر سرزد ہوا ہو وہ عقل مند اور بالغ ہو' اختیاری طور پر کفریہ کام انجام دے' اس پر حجت قائم کی جائے اور وہ شخص تاویل کرنے والا نہ ہو۔

جس سے کفریہ کام سرزد ہو لیکن وہ مجنون یا نابالغ ہو تو مرفوع القلم ہے۔

---

(۱) صحیح البخاري' کتاب الجنائز' باب ما جاء في الجنائز...' ح/ ۱۲۳۷' بروایت ابو ذر رضی اللہ عنہ۔

(۲) تفسیر طبری' و تفسیر ابن کثیر' سورۃ المائدۃ/ ۴۴۔

(۳) تفسیر قرطبی' سورۃ المائدۃ/ ۴۴۔

جس سے کفریہ کام سرزد ہو لیکن اختیاری طور پر نہ ہو تب بھی وہ کافر نہیں، جس طرح وہ شخص کافر قرار نہیں پایا جس کی زبان انتہائی خوشی کے مارے چوک گئی اور کہا کہ اے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب۔

جس سے کفریہ کام سرزد ہو اور اس پر حجت قائم نہ کی جائے تب بھی وہ کافر نہیں، کیوں کہ اللہ ﷻ جب تک (اتمام حجت کے لیے) رسول کو نہیں بھیجتا ہے ان پر عذاب نازل نہیں کرتا ہے۔

جس سے کفریہ کام سرزد ہو اور وہ تاویل کرنے والا ہو تب بھی وہ کافر نہیں کیوں کہ (ممکنہ) تاویل چوک کی ایک شکل ہے اور اللہ ﷻ نے بھول چوک کو معاف کر دیا ہے۔(۱)

سابقہ تفصیل سے پتہ چلا کہ داعش تنفیذ شریعت اور تکفیر اہل ملت دونوں مسائل میں فہم سلف اور قواعد شریعت سے یکسر دور ہیں اور ان دونوں حساس مسائل میں بے راہ روی کے کھلے شکار ہیں۔

داعش بحیثیت خوارج حکام کے خلاف خروج کرتے ہیں جب کہ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی کہ ہم حکمرانوں کے خلاف نہیں جائیں گے،(۲) علاوہ ازیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ حاکم کی موجودگی میں کوئی دوسرا اس سے اختلاف کرتے ہوئے آئے تو دوسرے کی گردن ماردو۔

۲۔ جو اس امت میں تفرقہ ڈالے جب کہ وہ (ایک حاکم پر) متحد تھی تو تفرقہ ڈالنے والے چاہے کوئی بھی ہو اسے تلوار سے مارو، اور ایک روایت کے مطابق اس کا قتل کردو۔

۳۔ جو میری امت میں بغاوت کرے، نیک وبد کو مارے، اہل ایمان کو مارنے سے نہ بچے، اور عہد و پیمان کا لحاظ نہ رکھے تو اس کا مجھ سے تعلق نہیں اور میرا اس سے تعلق نہیں۔

---

(۱) تکفیر کے اصول وضوابط سے صحیح ومکمل آگاہی کے لیے استاذ محترم ڈاکٹر ابراہیم بن عامر الرحیلی حفظہ اللہ کی کتاب التکفیر وضوابطہ انتہائی اہم ترین ہے۔

(۲) حکمرانوں کی اطاعت سے متعلق اس روایت اور آئندہ روایات کے لیے صحیح مسلم، کتاب الامارۃ کا ملاحظہ فرمائیں۔

داعش سلفی نہیں سفلی ہیں

مختلف شر پسند ذرائع ابلاغ یہ باور کروانے کی کوشش کررہے ہیں کہ داعش ایک سلفی تنظیم ہے جب کہ سعودی وغیر سعودی سلفی علماء کے سابقے فتووں سے پتہ چلا کہ داعش سلفی نہیں، بلکہ سفلی اور خوارج ہیں، کیونکہ سلفی تو کتاب وسنت کے پابند رہتے ہیں اور کتاب وسنت میں حکمرانوں کی اطاعت کی ہدایت ہے، اور فتنے وفساد اور دہشت گردی کی ممانعت ہے۔

غور طلب بات یہ ہے کہ شر پسند ذرائع ابلاغ نے داعش کو سلفی اور وہابی قرار دیا، جب کہ امام ومجدد محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات اور اسلامی تعلیمات سے روشناس سعودی حکومت نے نہ صرف داعش کو دہشت گرد قرار دیا بلکہ مختلف ممالک کے تعاون واتحاد سے اس کے خلاف جنگ بھی جاری رکھی۔

علاوہ ازیں شیخ عبید الجابری حفظہ اللہ نے فرمایا کہ جس نے داعش کو سلفیت کی پیداوار کہا اللہ کی قسم وہ جھوٹا اور اللہ کا دشمن ہے۔

شیخ محمد بن رمزان الہاجری حفظہ اللہ لکچرار برائے رایل کمیشن الجبیل نے کہا کہ داعش القاعدہ سے علحدہ ہوئی، اور القاعدہ کو (مصر کی ممنوعہ دہشت گرد تنظیم) اخوان المسلمین (۱) نے قائم کیا، اس کی دلیل یہ ہے کہ عراق میں داعش کا بانی ابومصعب الزرقاوی ہے، جو ابومحمد المقدسی کا شاگرد ہے، اور محمد المقدسی محمد سرور زین العابدین اور حسن ایوب کا شاگرد ہے، اور یہ دونوں مصر کی دہشت گرد تنظیم اخوان المسلمین کے بڑے اور معروف مفکرین ہیں، علاوہ ازیں مزید توجہ طلب بات یہ ہے کہ داعش وجبہۃ النصرہ نے صراحت کی کہ ان کا فکری انحصار سید قطب کی کتابوں پر ہے۔

مزید فرمایا کہ سید قطب سید الخوارج ہے جو صوفی اور اشعری تھا جس نے تکفیر (ناحق کافر قرار دینے) وتفجیر (خودکش فدائی حملے کرنے) کو عام کیا، لیکن امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ ودیگر سلفی علماء نے کبھی تکفیر وتفجیر کی تشہیر نہیں کیں۔

مزید فرمایا کہ جس طرح خوارج کے پاس توحید کے باب میں خلل نہیں تھا اسی طرح داعش کے پاس بھی (بظاہر) توحید کے باب میں خلل نہیں، لیکن جس طرح خوارج کی امتیازی خصوصیت علحدگی اختیار کرنا، حکمرانوں کو کافر قرار دینا، اور حاکم وقت کی بیعت سے انکار کرنا ہے اسی طرح داعش کی بھی یہی خصوصیت ہے۔

---

(۱) جس کے معروف مفکر برطانیہ سے سند یافتہ اور تربیت یافتہ سید قطب ہے، جس سے اسامہ بن لادن متاثر تھا۔

المنہج الواضح کے لکچرار شیخ احمد السبیعی حفظہ اللہ نے کہا کہ داعش کے ایک ہاتھ میں ہتھیار اور دوسرے ہاتھ میں سید قطب کی تفسیر فی ظلال القرآن ہوتی ہے۔

ملک عراق کے شہر موصل میں واقع فقہ کونسل کے نائب صدر شعبان عبد الکریم نے کہا کہ داعش اقامت دین وعدل کے سہارے مقبولیت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے جب کہ وہ دین وعدل سے کوسوں دور ہے' اور ہم دینی امور کے ذمہ داران ہونے کی حیثیت سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ داعش خوارج ہیں جو ہمارے دین یا ہم اہل سنت کے نمائندے نہیں۔

بعض اہل علم نے کہا کہ جب ہم داعش کی جھوٹ اور خیانت کو دیکھتے ہیں تو ہمیں انہیں منافق کہنا پڑتا ہے' جب ہم ان کے ناحق کافر قرار دینے کو دیکھتے ہیں تو ہمیں انہیں خوارج کہنا پڑتا ہے' جب ہم ان کے تقیہ کرنے کو دیکھتے ہیں تو ہمیں انہیں روافض کہنا پڑتا ہے' اور جب ہم ان کے ظلم وزیادتی کو دیکھتے ہیں تو ہمیں انہیں باغی کہنا پڑتا ہے۔

داعش کے لباس وجھنڈوں کا رنگ

نبی ﷺ کے یہاں سفید لباس محبوب ترین تھا اسی لیے اسے زیب تن کرنے اور اس میں مردوں کی تکفین کا حکم دیا' (۱) لہذا سنت کے مطابق سنی مسلمان زندہ ہو یا مردہ سفید لباس وسفید رنگ کو ترجیح دیتا ہے جب کہ داعش کے لباس اور جھنڈوں کے لیے کالے رنگ کا انتخاب اور فقہ کونسل موصل کے نائب صدر شعبان عبد الکریم کی صراحت کہ وہ اہل سنت نہیں کئی سوالات پیدا کرتی ہے۔

بعض کا ماننا ہے کہ سیاہ رنگ اہل کتاب بالخصوص یہود کا شعار ہے جسے وہ خوشی کی مناسبتوں اور اپنے مردوں کی تکفین کے لیے پسند کرتے ہیں۔

بعض نے کہا کہ عیسائیت کے گڑھ اٹلی کی انتہا پسند تحریک فسطائیت (Fascism) نے سیاہ رنگ کو اپنے لباس کے لیے پسند کیا تھا۔

بعض کا کہنا ہے کہ ابتدائی قرون وسطی میں بالخصوص مغربی ثقافت نے سیاہ کو شر اور برائی کے ساتھ منسلک کیا' لہذا داعش کون ہو سکتے ہیں اور کس کی علامت کے طور پر ہو سکتے ہیں

(۱) سنن أبي داود' کتاب الطب' باب في الأمر بالکحل' ح/۳۸۷۸' بروایت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' بسند صحیح۔

قابل غور بات ہے۔

بہر حال داعش کے جھنڈوں اور لباس کا سیاہ رنگ ان کی کالی کرتوتوں کا عکاس وغماز ہے۔

داعش طائفہ منصورہ نہیں

بعض افراد داعش کو طائفہ منصورہ تصور کرتے ہیں جب کہ یہ طائفہ منصورہ نہیں ہوسکتی کیوں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ طائفہ منصورہ اہل علم ہیں، اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر طائفہ منصورہ اہل الحدیث نہیں تو میں نہیں جانتا ہوں کہ پھر طائفہ منصورہ کون ہو سکتے ہیں؟

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اہل الحدیث سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی مراد اہل سنت وجماعت اور ان کا عقیدہ رکھنے والے ہیں۔

اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ طائفہ منصورہ مختلف اہل ایمان ہو سکتے ہیں مثال کے طور پر جاں باز بہادر، فقہاء، محدثین، مفسرین، زاہدین، اور نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے، اور ضروری نہیں کہ وہ سب ایک جگہ ہوں بلکہ متفرق رہیں گے۔(۱)

دوسری غور طلب بات یہ ہے کہ طائفہ منصورہ دور نبوت سے تا قیامت رہے گی، داعش کی طرح ۲۰۰۴ء سے کوشش کرتے ہوئے ۲۰۱۴ء میں اچانک رونما نہیں ہوگی۔

تیسری توجہ طلب بات یہ ہے کہ طائفہ منصورہ جہاں حق پر ثابت اور دشمن پر غالب ہوگی وہیں سورج کی طرح نمایاں بھی ہوگی، اور ابو بکر البغدادی کی طرح (برقع سے مشابہ) سیاہ لباس پہن کر در پردہ نہیں رہے گی، اور جو داعش کی طرح صرف کنیتوں سے نہیں جانے جائیں گے بلکہ ان کی مکمل سوانح حیات کا پتہ ہوگا۔

(۱) التوضیح لشرح الجامع الصحیح لابن الملقن، کتاب العلم، باب من یرد اللہ۔۔۔، ج/ ۳، ص/ ۳۴۸۔

داعش قومی و بین الاقوامی برادری کی نظر میں

تقریباً 60 ممالک نے داعش کو دہشت گرد قرار دیا ہے، جن میں سعودی عرب ہے جس نے ۷ / مارچ ۲۰۱۴ء کو انہیں دہشت گرد قرار دیا، اور ہندوستان کی وزارت داخلیہ نے ۱۶ / ڈسمبر ۲۰۱۴ء کو ان کے دہشت گرد ہونے کا اعلان کیا۔

۲۳ / ستمبر ۲۰۱۴ء سے امریکہ کی قیادت اور سعودیہ، امارات، بحرین، قطر و اردن کی حمایت سے داعش پر فضائی حملے جاری کیے، جن سے ۲۶ / ستمبر ۲۰۱۴ء کو برطانوی پارلمنٹ نے بھی اتفاق کیا ہے۔

داعش کے نقصانات

اہل علم نے کہا کہ داعش کی زیادتی و من مانی کی وجہ سے بہت سارے دینی، جانی، اور مالی نقصانات ہوئے، بالخصوص امت مسلمہ میں انتشار پیدا کیا گیا، دنیا کے سامنے اسلام کی شبیہ بگاڑی گئی، خلافت کے صحیح تصور کو ختم کیا گیا، دعوت کے راستے بند کیے گئے، اغیار و اشرار کو مختلف مقامات پر بطور رد عمل مسلمان کے خلاف زیادتی کرنے کی کھلی ترغیب دی گئی، وغیرہ۔

داعش پر اللہ کی لعنت

النہج الواضح کے خطیب شیخ خالد عبد الرحمن حفظہ اللہ نے فرمایا کہ ایک تابعی عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور کہنے لگے کہ میرے والد کو خوارج نے قتل کر دیا ہے، اس پر عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بد دعا کی اور فرمایا کہ تمام خوارج پر اللہ کی لعنت ہو، اللہ خوارج کا خاتمہ کرے۔۔۔ لہذا ہم بھی اس صحابی کی پیروی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ داعش پر اللہ کی لعنت ہو، اور اللہ داعش کا خاتمہ کرے۔

سعودی عرب کی سینئر علماء کونسل نے بیان جاری کیا کہ ناحق کافر قرار دینے والوں اور خودکش و فدائی حملہ کرنے والوں کی پردہ پوشی کرنا انہیں پناہ دینے کی قبیل سے ہے، اور تکفیر و تفجیر میں مبتلا افراد بدعتی ہیں، جنہیں پناہ دینے پر لعنت برستی ہے، لہذا علمائے کرام عوام کو ان سے چوکنا کریں۔

داعش کے ساتھ مارے جانے والے کا اخروی انجام

محقق وفقیہ ڈاکٹر سعد بن ناصر الشثری حفظہ اللہ رکن سینئر علماء کونسل سعودی عرب ومشیر شاہی دربار سعودی عرب نے فرمایا کہ جو داعش کے ساتھ مارا گیا وہ شہید نہیں' بلکہ ہم اسے دلائل کی روشنی میں جہنمی سمجھتے ہیں' اور ان کے ہاتھ پر کی گئی بیعت باطل ہے' ان کے ساتھ تعلقات بحال رکھنا یا اس بیعت پر پابند رہنا جائز نہیں کیوں کہ اس بیعت کی شرعاً کوئی قیمت ہی نہیں' اور اس تنظیم کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں جو شرعی اصطلاحوں کا غلط استعمال کرتی ہے۔

اور کسی بھی طرح سے ان کا تعاون کرنا حرام ہے جو اللہ' اس کے رسول اور اہل ایمان کے ساتھ خیانت کرنا ہوگا' لہذا ان کے حمایتیوں کے متعلق حکومت کو آگاہ کرنا چاہیے کیوں کہ ان سے لڑنا بڑا اہم ترین فریضہ ہے۔

شیخ محمد بن رمزان الہاجری حفظہ اللہ لکچرار برائے رایل کمیشن الجبیل نے کہا کہ جو داعش کے ساتھ مرا وہ شہید نہیں بلکہ اس کی موت جاہلیت کی موت ہے' کیوں کہ اس نے اپنے حاکم کی بیعت کو ٹھکرا دیا۔

داعش مسلمان یا کافر؟

سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز آل الشیخ حفظہ اللہ نے فرمایا کہ القاعدہ اور داعش جیسی تنظیمیں خوارج ہیں' جن میں انتہا پسندی' شدت اور سختی' اور فساد ودہشت گردی پائی جاتی ہے' اور یہ اسلام کے پہلے دشمن ہیں جو سب سے پہلے مسلمانوں ہی کو ذبح کرتے ہیں' لہذا ان جماعتوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں' بلکہ یہ دین سے خارج ہیں۔

بعض اہل علم نے خوارج کو کافر سمجھا کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے اسی طرح یہ دین سے خارج ہوجائے گے' جب کہ دیگر اہل علم نے انہیں گناہ گار' بدعتی اور باغی قرار دیا۔

مزید تفصیل کے لیے آئندہ موضوع داعش سے لاتعلقی نعمت وہدایت ہے ملاحظہ فرمائیں۔

داعش کا خاتمہ

داعش اور داعش جیسی دہشت گرد خارجی تنظیمیں قیامت تک انسانیت کے لیے آزمائش بنی رہ سکتی ہیں، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے خوارج کے متعلق فرمایا کہ یہ ہمیشہ بغاوت کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری فرد مسیح دجال کے ساتھ نمودار ہوگا۔(۱)

داعش سے متعلق بعض شبہات اور ان کا ازالہ

✵ بعض نوجوانوں کو یہ وہم ہو سکتا ہے کہ جس طرح بنو امیہ اور بنو عباسیہ کے خلفاء قہر و جبر کی بل بوتے پر خلیفہ بنے اور ان کی خلافت کو تسلیم کر لیا گیا داعش کی خلافت بھی اسی طرح درست ہونی چاہیے، حالانکہ داعش اور بنو امیہ وغیرہ کی خلافت میں پہلا بنیادی فرق یہ ہے کہ بنو امیہ وغیرہ نے کبھی تکفیر و تفجیر کا سہارا نہیں لیا، اور دوسرا فرق یہ ہے کہ تکفیر و تفجیر کے بغیر انہیں تلوار کے ذریعے مکمل کامیابی مل چکی تھی، جب کہ داعش تکفیری و تفجیری ہے اور انہیں کسی بھی ملک میں مکمل کامیابی نہیں مل سکی بلکہ ساری دنیا ابتدا سے مخالفت اور مزاحمت کرتی چلی آ رہی ہے۔

شیخ عبد السلام بن برجس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو غلبے سے حاکم بنے اور اسے مکمل طور پر کامیابی مل جائے تو ایسے حاکم کی بات مانی جائے گی، اور اطاعت کے لیے کامیاب غلبہ ہونے کی شرط امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لگائی، جس پر امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اجماع نقل کیا ہے۔(۲)

سلف کے ذکر کردہ اقوال سے پتہ چلا کہ داعش کی خلافت قابل تسلیم نہیں۔

✵ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ داعش اور داعش جیسی دیگر منحرف تنظیمیں اپنے اپنے طور پر خلافت و شریعت کو نافذ کر رہی ہیں اور جہاد کر رہی ہیں، لیکن جہاد اور حدود کی تنفیذ (سر قلم کرنا، رجم کرنا، ہاتھ کاٹنا وغیرہ) حاکم کے بغیر انفرادی اور شخصی طور پر درست نہیں،

---

(۱) سنن النسائي، كتاب تحريم الدم، من شهر سيفه، ح/ ۴۱۰۳، بروایت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ، اس روایت پر اکثر اہل علم نے کلام کیا ہے، جب کہ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة ح/ ۷۴۸۳ میں اس کی راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے۔

(۲) معاملة الحكام في ضوء الكتاب والسنة، القاعدة الثانية۔

کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام (حاکم) ایسی ڈھال ہے، جس کے آگے رہ کر جنگ کی جاتی ہے اور جس کے ذریعے حفاظت کی جاتی ہے۔(۱)

امام ابن ہُبیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجاہد جب حاکم کے جھنڈے تلے لڑے گا تو جہنم سے بچے گا اور اللہ کے غضب سے بچے گا۔(۲)

امام ابن الملقن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر حاکم کے بغیر جنگ کی جائے تو لوگوں کا معاملہ بگڑ جائے گا، طاقت ور کمزور کو کھا جائے گا، حدود پامال کر دیے جائیں گے، اور اہل حرب مسلمانوں پر زیادتی کریں گے، اسی لیے فیصلہ کن امور میں حاکم کی طرف رجوع ہونا چاہیے۔(۳)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے فرمایا کہ اہم ترین معاملات اور سنگین حالات میں حاکم کی رائے اور اس کی وجہت نظر کا لحاظ رکھنا چاہیے اور اس سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے، کیوں کہ فیصلہ لینے اور اور جنگ کرنے کے لیے حاکم ضروری ہے۔(۴)

سعوی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز آل الشیخ حفظہ اللہ اور سعودی عرب کے قاضی ڈاکٹر نایف بن احمد الحمد حفظہ اللہ نے فرمایا کہ حدود کی تنفیذ عوام کے ہاتھوں نہیں بلکہ حاکم کے ذمے ہوتی ہے، کیوں کہ وہ درپیش حالات وضروری تفصیلات سے بخوبی واقف رہتا ہے، اس کے برعکس اگر عوام حدود کی تنفیذ کرنے لگی تو قتل وفساد عام ہوگا اور امن منتشر ہو جائے گا، اور اس موقف کو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب بھی منسوب کیا جاتا ہے۔

✵ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ داعش ظالم نہیں کیوں کہ وہ ان ہی افراد کو سزا دیتے ہیں جو ان سے بیعت نہ کرے یا ان کی خلاف ورزی کرے، جب کہ ابتدائی دونوں جوابوں سے یہ بات واضح ہو چکی کہ داعش کی خلافت شرعاً ثابت ہی نہیں، جب خلافت ثابت ہی نہیں ہوئی تو بیعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی سزا دینے کا حق حاصل ہو سکتا ہے۔

---

(۱) صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب يقاتل من وراء الإمام ويتقى به، ح/۲۹۵۷، بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔

(۲) الإفصاح عن معاني الصحاح۔

(۳) التوضيح لشرح الجامع الصحيح۔

(۴) حاشية السيوطي على سنن ابن النسائي، ح/۴۱۹۶۔

✵ بعض لوگ بادشاہت کو کفریہ نظام سمجھتے ہوئے داعش کی خود ساختہ خلافت کی تعریف کرنے لگتے ہیں، جب کہ بادشاہت کفریہ نظام نہیں بلکہ شرعاً جائز ہے، کیوں کہ جب بنی اسرائیل نے اپنے نبی سے کہا کہ کسی کو ہمارا بادشاہ بنا دیجیے (۱) تو اللہ نے قرآن میں ان کے مطالبے کو رد نہیں کیا، لہذا بادشاہت اگر ناجائز ہوتی تو یہ مطالبہ اللہ کی جانب سے رد کر دیا جاتا، اسی لیے اللہ نے طالوت کو ان کے لیے بادشاہ مقرر کیا۔

سلیمان علیہ السلام نے اللہ سے بادشاہت مانگی، (۲) اور اللہ نے قرآن میں بادشاہت کو اپنی ایک نعمت سے تعبیر کیا، (۳) اگر بادشاہت مطلقاً ناجائز ہوتی تو کسی کو یا کسی نبی کو بادشاہ بناتا اور نہ ہی اسے اپنے انعام کے طور پر ذکر کرتا۔

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بادشاہت کا شائبہ تھا، لیکن اس کا اثر ان کی خلافت پر نہیں پڑا، جس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کو بادشاہ بنایا اور بادشاہت کا اثر نبوت پر نہیں پڑا، اسی لیے میرا یہ کہنا ہے کہ ہماری شریعت میں خلافت و بادشاہت کی آمیزش جائز ہے جو کہ حاکم وقت کے عدل ہونے کے منافی نہیں، لیکن بادشاہت کے بغیر محض خلافت افضل ہے۔ (۴)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو پانچواں خلیفہ شمار کیا (۵) جب کہ وہ بنو امیہ کے آٹھویں خلیفہ تھے جن کی خلافت میں بادشاہت کا شائبہ تھا۔

علاوہ ازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے طرز پر خلافت صرف تیس سال ہی بتائی، پھر بادشاہت ہونے کی پیشین گوئی فرمائی۔ (۶)

علاوہ ازیں بعض اہل علم نے کہا علی رضی اللہ عنہ کے بعد حسن بن علی رضی اللہ عنہما چھ مہینے خلیفہ رہے پر کسی نے والد کے بعد بیٹے کی خلافت پر نکیر نہیں کی۔

---

(۱) سورۃ البقرۃ/ ۲۴۶۔

(۲) سورہ ص/ ۳۵۔

(۳) سورۃ المائدۃ/ ۲۰۔

(۴) مجموع الفتاوی، کتاب الحدود، باب الخلافة والملک۔۔۔، خلافة معاوية وعلي، ج/ ۳۵، ص/ ۲۷۔

(۵) آداب الشافعي ومناقبه لابن أبي حاتم، قول الشافعي رحمۃ اللہ علیہ في الخلافة، ص/ ۱۴۵۔

(۶) مسند أحمد، مسند الأنصار، حديث أبي عبد الرحمن سفينة۔۔۔، ح/ ۲۱۹۲۸، بسند حسن۔

داعش سے لگاؤ رکھنا حرام ہے

متعدد علماء کے فتووں سے معلوم ہوا کہ داعش کو کسی بھی طرح سے درست نہیں سمجھا جاسکتا ہے' لہذا ان سے کسی بھی طرح کا لگاؤ یا ان کی طرف جھکاؤ نہیں ہونا چاہیے' ورنہ ہم پر بھی عذاب آسکتا ہے' کیوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ظالموں کی طرف مائل ہونے سے منع کیا ہے' (۱) ظلم خواہ کفر وشرک کی شکل میں ہو یا اپنے عام معنی میں ہو' ہر طرح کے ظالم سے دوری اختیار کرنی چاہیے۔

داعش سے لاتعلقی نعمت وہدایت ہے

ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ کی مجھ پر دو نعمتیں ہیں' مجھے پتہ نہیں کہ ان میں کونسی سب سے افضل ہے' ایک نعمت یہ ہے کہ اللہ نے مجھے اسلام کی توفیق دی' دوسری یہ کہ مجھے خارجی نہیں بنایا۔ (۲)

ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے پتہ چلا کہ شریعت کے دائرے میں حاکم کی اطاعت' اور تکفیر وتفجیر سے محفوظ رہنا اس قدر اہم ہے کہ اسے اسلام کے مماثل قرار دیا گیا' بعینہ اس کا مفہوم مخالف یہ ہوسکتا ہے کہ خارجی فکر اسلام مخالف بل کفریہ فکر ہے۔

چونکہ داعش افکار وطریقہ کار میں خوارج ہیں چنانچہ خارجی فکر سے نجات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ایک عظیم نعمت اور کھلی ہدایت ہے' اور جو لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں وہ گمراہ ہیں۔

فتنہ داعش سے بچنے کے لیے دعا

تمام علماء کے متفقہ فیصلے کی رو سے داعش ایک فتنہ ہے' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظاہری وباطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے' (۳) بلکہ اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ جب تو اپنے بندوں کو فتنوں میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو تو مجھے فتنے میں مبتلا کیے بغیر اپنے پاس بلا۔ (۴)

---

(۱) سورہ ہود/ ۱۱۳۔

(۲) مصنف عبد الرزاق' کتاب اللقطة' باب ما جاء في الحرورية' اثر/ ۱۸۶۶۷۔

(۳) صحیح مسلم' کتاب الجنة۔۔۔' باب عرض مقعد۔۔۔ح/ ۷۳۹۲' بروایت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔

(۴) جامع الترمذي' أبواب تفسير القرآن' باب ومن سورة ص' ح/ ۳۲۳۳' بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما' بسند صحیح۔

اسلام دین رحمت

داعش نے دنیا کے سامنے اسلام کو دین زحمت و دین دہشت و دین وحشت بنا کر پیش کیا ہے جب کہ اسلام دین رحمت دین الفت و دین انسیت ہے' کیوں کہ اللہ نے ہر طرح کے فسادیوں کی مذمت کی' (۱) انہیں ناپسند کیا' (۲) اور فساد کرنے سے منع کیا' (۳) بلکہ فساد برپا کرنے پر بڑی کڑی سزائیں سنائیں۔(۴)

معاہد (دار الاسلام میں عہد و پیمان کے بعد داخل ہونے والے غیر مسلم) پر ظلم و زیادتی کرنے' اس کی حق تلفی کرنے' اس پر طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنے' یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی چیز چھیننے سے منع کیا' (۵) اور اس کے قتل پر جنت کی خوشبو سے محرومی کی وعید سنائی۔(۶)

معاہد تو انسان ہے پر اسلام اس قدر دین رحمت ہے کہ بے زبان حیوان پر زیادتی کی وجہ سے ظالم کو جہنم رسید کر دیتا ہے۔(۷)

جب اسلام معاہد اور حیوان پر زیادتی کرنے سے منع کرتا ہے تو مسلمان پر زیادتی بدرجہ اَولیٰ منع ہوگی بلکہ وہ شخص مسلمان ہی نہیں جو اپنے مسلمان بھائی کے خلاف ہتھیار اٹھائے' (۸) کیوں کہ ایک مسلمان کی حرمت کعبے کی عظمت سے بڑھ کر ہے' (۹) اور انسان خواہ مسلمان ہو یا غیر مسلم کسی بھی بے قصور کا قتل ساری انسانیت کا قتل ہے۔(۱۰)

خلاصہ یہ ہے کہ داعش بے دانش بلکہ ایک آتش و آزمائش ہے' جس کی روش لائق سرزنش ہے' اور اس سے چوکنا کرنا قابل ستائش ہے۔

---

(۱) سورۃ البقرۃ/ ۲۰۴-۲۰۶۔

(۲) سورۃ القصص/ ۷۷۔

(۳) سورۃ الأعراف ۸۵۔

(۴) سورۃ المائدۃ/ ۳۲-۳۳۔

(۵) سنن أبي داود' کتاب الخراج...' باب في الذمي...' ح/ ۳۰۵۲' بروایت متعدد فرزندان صحابہ' بسند حسن۔

(۶) صحیح البخاري' کتاب الجزیة' باب إثم من قتل...' ح/ ۳۱۶۶' بروایت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما۔

(۷) صحیح مسلم' کتاب التوبة' باب في سعة رحمة...' ح/ ۲۱۵۸/ ۷' بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

(۸) صحیح البخاري' کتاب الدیات' باب قول اللہ تعالی و من أحیاها...' ح/ ۶۸۷۴' بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

(۹) جامع الترمذي' أبواب البر والصلة' باب ما جاء في تعظیم المؤمن' ح/ ۲۰۳۲' بقول ابن عمر رضی اللہ عنہما' بسند صحیح۔

(۱۰) سورۃ المائدۃ/ ۳۲۔

ایرانی فلم محمد رسول اللہ
کا مشاہدہ اور اس کی ترویج دونوں کام حرام ہیں

فلم محمد رسول اللہ مجید مجیدی کی ہدایت کاری میں بنائی گئی ایک ایرانی فلم ہے، جس کی آج کل بڑے زور وشور سے مختلف زبانوں میں تشہیر جاری ہے، اور اسے سادہ لوح عوام انتہائی عقیدت کی نگاہوں سے دیکھ رہی ہے، جب کہ شریعت کی خلاف ورزی اور رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی وجہ سے دنیائے اسلام کے مختلف علمائے کرام نے اسے اور اس جیسی دیگر فلموں کی تیاری وفلم بینی دونوں کو حرام قرار دیا ہے۔

مکہ مکرمہ میں واقع رابطہ عالم اسلامی (Muslim World League) کے جنرل سکریٹری الشیخ عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی حفظہ اللہ نے فرمایا کہ ادارہ بڑے شد ومد کے ساتھ فلم سازی میں ہر اعتبار سے نبی ﷺ کی تجسید وتجسیم (جسم اطہر کو پیش کرنے کی کوشش) کو حرام قرار دیتا ہے، کیونکہ یہ اور اس جیسی حرکت مقام رسالت کے منافی ہے، بلکہ نبی ﷺ کی بے حرمتی اور دین وشریعت کی بے وقعتی ہے۔

شیخ نے ایران کے سربرآوردان وذمہ داران سے اس فلم پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا، اس ضمن میں حق اور علمائے اسلام کے اقوال کی طرف رجوع کرنے کی صلاح دی، نیز امت مسلمہ کو اس سے چوکنا کیا اور فرمایا کہ **اس فلم سے بچنا اور بچانا اور اس کا بائیکاٹ کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔**

ادارے نے مکہ مکرمہ میں واقع اسلامی فقہ اکیڈمی کے حوالے سے مزید بیان کیا کہ محمد ﷺ، دیگر انبیاء ورسل، اور صحابہ کرام کی اداکاری (Acting) کرنا حرام ہے، **اس سے روکنا واجب ہے، اور اس جیسی فلمیں، اور ڈرامے (Serials) تیار کرنا، انہیں محفوظ رکھنا، انہیں دیکھنا، انہیں عام کرنا۔۔۔بھی حرام ہے کیوں کہ اس میں ان کی ناقدری، اور بے ادبی بلکہ ان کا مذاق اڑانا ہے،** اور یہ کہنا بے جا ہوگا کہ اس طرح کی فلمیں اور ڈرامے ان کی سیرت سے واقفیت کا ایک ذریعہ ہے کیوں کہ

کتاب اللہ (وسنت رسول اللہ) ہمارے لیے کافی ہے جس میں بہترین قصے ہیں۔

ادارے نے اس ضمن میں دنیا بھر کے مختلف علماء ومفتیان کی تائید بیان کی، اور کہا کہ انبیاء کی اداکاری ان کے متعلق شکوک وشبہات پیدا کرنے اور ان پر جھوٹ باندھنے کا دروازہ کھولتی ہے، کیوں کہ اداکاروں کا حال انبیاء کے حال کی طرح نہیں، لہذا امت پر فرض بنتا ہے کہ انبیاء کی جانب سے دفاع کریں، ان کے مقام ومرتبے کا لحاظ رکھیں، اور جو کوئی کسی بھی حیثیت سے انہیں تکلیف پہنچائے اس کا مقابلہ کریں۔(۱)

مفتی عام برائے سعودی عرب الشیخ عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ نے فرمایا کہ ایران کا اس فلم کو عام کرنا شرعاً جائز نہیں، کیوں کہ یہ مجوسی فلم اور اسلام دشمن عمل ہے جس میں اداکاری غلط بیانی ہے، جس سے رسول اللہ ﷺ اعلی وارفع ہیں، اور ایسا کرنے والا بے دین و گناہ گار ہے، جس کا مقصد اسلام کو بدنام اور بدنما کرنا ہے۔(۲)

علاوہ ازیں علمائے ازہر مصر بالخصوص محی الدین عفیفی، احمد کریمہ اور محمد الشحات الجندی وغیرہ نے اس ایرانی فلم پر شدید حیرانی ظاہر کی، اور کہا کہ نبی ﷺ کی اداکاری کرنے والے کا چہرہ دکھایا جائے یا نہ دکھایا جائے، صرف پیٹھ کا دکھانا، یا سایے کا بتانا، یا آواز کا پیش کرنا بھی حرام ہے، کیوں کہ انبیاء معصوم عن الخطا ہوتے ہیں، اور عیوب سے بھی پاک ہوتے ہیں۔(۳)

عالمی اتحاد برائے علمائے مسلمین کے رکن بن سالم باہشام نے کہا کہ شیعہ اپنے بارہ اماموں کا بڑا احترام کرتے ہیں بلکہ انہیں نبی ﷺ اور صحابہ سے بھی زیادہ مقام دیتے ہیں، لیکن کبھی اپنی فلموں اور ڈراموں میں ان کی اداکاری (Acting) نہیں کرتے ہیں۔(۴)

---

(۱) جریدہ عکاظ، خمیس، ۱۴۳۶/۱۱/۱۹ ہجری۔

(۲) ویب سائٹ شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ آل الشیخ حفظہ اللہ۔

(۳) جریدہ الخلیج الجدید، ۲۰۱۵/۹/۳۔

(۴) ماخوذ از جریدہ Hespress ۔

فہرست مراجع

1۔ قرآن مجید

کتب حدیث وتخریج وزوائد

2- إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة للبوصيري
3- الجامع الكبير = سنن الترمذي
4- الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله ﷺ وسننه وأيامه = صحيح البخاري
5- سنن أبي داود
6- سنن ابن ماجه
7- المجتبى من السنن = السنن الصغرى للنسائي
8- مسند الإمام أحمد بن حنبل
9- المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم = صحيح مسلم
10- المصنف لعبد الرزاق
11- المصنف في الأحاديث والآثار لابن أبي شيبة

کتب تفسیر

12- تفسير القرآن العظيم لابن كثير
13- جامع البيان عن تأويل آي القرآن للطبري
14- الجامع لأحكام القرآن للقرطبي

شروح حدیث

15- التوضيح لشرح الجامع الصحيح لابن الملقن
16- فتح الباري شرح صحيح البخاري لابن حجر

کتب عقیدہ

17- التكفير وضوابطه للدكتور إبراهيم بن عامر الرحيلي
18- ثلاثون علامة تدل على أن هؤلاء المخربين خوارج لبدر بن علي العتيبي
19- الخوارج تأريخهم وآراؤهم الاعتقادية وموقف الإسلام منها للدكتور غالب العواجي
20- داعش وما أدراك ما داعش لمصلح بن زويد العتيبي
21- دولة العراق والشام في ميزان علماء الإسلام لفريق البحث العلمي لموقع الدرر الشامية
22- الشريعة للآجري
23- شرح كتاب فضل الإسلام لمحمد بن عبد الوهاب لابن باز
24- فتنة الخلافة الداعشية العراقية المزعومة لعبد المحسن العباد
25- فرق معاصرة تنتسب إلى الإسلام وبيان موقف الإسلام منها للدكتور غالب العواجي
26- منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة القدرية لابن تيمية

کتب فقہ وفتاوی

27- معاملة الحكام في ضوء الكتاب والسنة لعبد السلام بن برجس.
28- مجموع الفتاوى لابن تيمية

کتب رقاق وآداب

29- آداب الشافعي ومناقبه لابن أبي حاتم

کتب تراجم وطبقات

30- سير أعلام النبلاء للذهبي

کتب تاریخ

31- البداية والنهاية لابن كثير

متفرقات

32- شبكة الإمام الآجري
33- ويكيبيديا (العربية/English/اردو)
34- متعدد اخبارات (العربية/English/اردو)

مولف کی بعض نگارشات

1 ضوابط الجرح والتعديل من مقدمة ميزان الاعتدال في نقد الرجال للذهبي۔
2 الجد الحثيث في الكشف عن آداب طالب الحديث۔
3 قطع المفاوز وفتح النوافذ إلى حقيقة شخصية يزيد بن معاوية بين أهل السنة والروافض۔
4 خلاصہء توحید برائے دعاۃ و مبلغین
5 اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان اور توحید کی بعض بنیادی تعلیمات حصہء اول۔
6 اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان اور توحید کی بعض بنیادی تعلیمات حصہء دوم۔
7 علم غیب
8 جائز و ناجائز تبرک
9 فضائل و مسائل زکاۃ
10 قربانی کے احکام و مسائل
11 صدقہ فطر کے احکام و مسائل
12 دینی تعلیم کی اہمیت و فضیلت اور حصول علم کے بعض اہم آداب
13 علم دین کن سے حاصل کریں؟
14 فسادات اور اسلام
15 زنا مسلم معاشرے میں پھیلتا ہوا ایک سنگین گناہ
16 The Belief in Allah vol-1
17 From whome should we seek Islamic Knowledge? (Translated)
18 ధార్మిక విధ్య ఎవరి వద్ద అభ్యసించాలి ? (Translated)
19 ఇస్లామీ ధర్మజ్ఞానం ఎవరి ద్వారా నేర్చుకోవాలి ? (Translated)

وغیرہ۔

₹ 30/-